فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم الاتوار

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ ، ۷ تبلیغ ہش ۱۳۵۰ ، ۷ فروری ۱۹۷۱ء | نمبر ۳۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۵ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کمر میں درد کی وجہ سے تاحال ناساز ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

ربوہ ۶ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی موجودہ علالت کے پیش نظر کل ۵ تبلیغ کو نماز جمعہ پڑھانے کے لئے مسجد مبارک میں تشریف نہیں لا سکے۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جمعہ پڑھائی نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں آپ نے سورۃ حٰمٓ السجدہ کی آیات وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ کی تفسیر بیان کر کے پیغامِ حق کی اشاعت اس کی اہمیت اور اس کے نہایت درجہ مؤثر طریق کار پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ بہترین قول یا سب سے اچھی بات لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دینا ہے لیکن لوگوں کو خدا کی طرف بلانے والے کیلئے ضروری ہے کہ وہ خود نیک اعمال بجا لانے والا ہو اور خدا اور رسولؐ کا پورا پورا فرمانبردار ہو۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ طنز اور طعن و تشنیع سے بکلی اجتناب اختیار کرتے ہوئے نرم گفتاری اور شیریں زبانی سے کام لے کر پیغام حق پہنچائے تاکہ وہ دشمنوں کے قلوب پر بھی فتح پا سکے۔ اور ان کے لئے اس کے قول و فعل اور حسن سلوک سے متاثر ہو کر پیغام حق کو قبول کرنا

(باقی صفحہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گناہ اور غفلت کی تاریکی کو دُور کرنے کیلئے نُور کا پانا ضروری ہے

سچے اور صحیح طور پر خدا کی ذات اور صفات کی معرفت حاصل کرنا ہی تمام روشنی کا مبدء ہے

"غرض گناہ اور غفلت کی تاریکی کو دُور کرنے کے لئے نُور کا پانا ضروری ہے اسی کی طرف اللہ جلّ شانہٗ ارشاد فرماتا ہے۔ مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا یعنی جو شخص اس جہان میں اندھا ہو وہ دوسرے جہان میں بھی اندھا ہی ہو گا بلکہ اندھوں سے بدتر یعنی خدا کے دیکھنے کی آنکھیں اور اس کے دریافت کرنے کے حواس اسی جہان سے ملتے ہیں۔ جس کو اس جہان میں بھی نہیں ملے اُس کو دوسرے جہاں میں بھی نہیں ملیں گے۔ راستباز جو قیامت کے دن خدا کو دیکھیں گے وہ اسی جگہ سے دیکھنے والے حواس ساتھ لیجائیں گے۔ اور جو شخص اِس جگہ خدا کی آواز نہیں سُنے گا وہ اُس جگہ بھی نہیں سُنے گا خدا کو جیسا کہ خدا ہے بغیر کسی غلطی کے پہچاننا اور اِس عالم میں سچے اور صحیح طور اس کی ذات اور صفات کی معرفت حاصل کرنا یہی تمام روشنی کا مبدء ہے۔ اس مقام سے ظاہر ہے کہ جن لوگوں کا یہ مذہب ہے کہ خدا پر بھی موت اور دکھ اور مصیبت اور جہالت وارد ہو جاتی ہے اور وہ بھی ملعون ہو کر سچی پاکیزگی اور رحمت اور علوم حقّہ سے محروم ہو جاتا ہے ایسے لوگ گمراہی کے گڑھے میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور سچے علوم اور حقیقی معارف جو درحقیقت مدار نجات ہیں ان سے وہ لوگ درحقیقت بے خبر ہیں۔ نجات کا مفت ملنا اور اعمال کو غیر ضروری ٹھہرانا جو عیسائیوں کا خیال ہے یہ اُن کی سراسر غلطی ہے۔ ان کے فرضی خدا نے بھی چالیس روزے رکھے تھے۔ اور موسیٰؑ نے کوہ سینا پر روزے رکھے۔ پس اگر اعمال کچھ چیز نہیں ہیں تو یہ دونوں بزرگ اس بیہودہ کام میں کیوں پڑے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ بدی سے سخت بیزار ہے تو ہمیں اس سے سمجھ آتا ہے کہ وہ نیکی کرنے سے نہایت درجہ خوش ہوتا ہے۔ پس اس صورت میں نیکی بدی کا کفارہ ٹھہرتی ہے۔ اور جب ایک انسان بدی کرنے کے بعد ایسی نیکی بجا لایا جس سے خدا تعالیٰ خوش ہوا تو ضرور ہے کہ پہلی بات موقوف ہو کر دوسری بات قائم ہو جائے۔ ورنہ خلاف ادب ہو گا۔ اسی کے مطابق اللہ جل شانہٗ قرآن شریف میں فرماتا ہے اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ یعنی نیکیاں بدیوں کو دُور کر دیتی ہیں۔ ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ بدی میں ایک زہریلی خاصیّت ہے کہ وہ ہلاکت تک پہنچاتی ہے۔ اسی طرح ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ نیکی میں ایک تریاقی خاصیّت ہے کہ وہ موت سے بچاتی ہے۔

(کتاب البریہ صفحہ ۸۰-۸۱)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ تبلیغ ۱۳۳۵ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لبیک لبیک

ابوالانبیا سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ اور آپ کے فرزند سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ذبیح اللہ نے تسلیم و رضا کا جو معیار دُنیا کے سامنے رکھا ہے وہ اپنے کمال میں اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ قرآن کریم میں دونوں باپ اور بیٹے کی عظیم الشان قربانی کا ذکر اللہ تعالےٰ نے نہایت پیارے اور قبولیت کے انداز میں فرمایا ہے اور اس کو نہ صرف ذبح عظیم کا گراں قدر خطاب دیا ہے بلکہ دونوں کے خلوص اور خوشنودی کو نمونے کے طور پر پیش کیا ہے اور آپ کی نسل میں سے انبیاء علیہم السلام کا ایک سلسلہ قائم کیا اور آپ ہی کی نسل سے اس عالیشان خاتم النبیین کا ظہور فرمایا جو رہتی دنیا تک انسانی نسلوں کے لئے ہادی اور اسوہ حسنہ بنا ہے غالب نے کیا خوب کہا ہے

فرزند زیر تیغ پدر سر نہد مگو
چوں خود پدر در آتش نمرود میرود

یعنی ایسے عظیم الشان باپ کا بیٹا ہی اپنے باپ کے خنجر کے نیچے اپنا گلہ رکھ دیتا ہے جو پہلے خود نمرود کی آگ میں سے ہو کر گذر جاتا ہے

اگرچہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریت میں نبوت کا طویل سلسلہ آپ کے فرزند سیدنا حضرت اسحاق علیہ السلام سے چلا ہے مگر وہ گلِ سرسبد جس کا نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے اور جو خاتم النبیین بنا وہ سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ذبیح اللہ کی اولاد میں سے ہوا۔ اور سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خاص دعا کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوا اور مکہ معظمہ تمام دنیا کے لئے خدا تعالیٰ کا گھر بنا اور رہتی دنیا تک بنا رہیگا۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے ایک یہ اجر اللہ تعالےٰ نے اس قربانی کی وجہ سے عطا کیا جو باپ اور بیٹے نے دکھائی اللہ تعالےٰ کے الفاظ میں سنئے :-

وَقَالَ اِنِّیْ ذَاھِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ ۝ رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ۝ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی قَالَ یٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ۝ وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰاِبْرٰھِیْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ۝ وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ ۝ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ وَبٰرَكْنَا عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اِسْحٰقَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ ۝

اور ابراہیم نے کہا۔ میں اپنے رب کی طرف جاؤنگا وہ مجھے ضرور کامیابی کا رستہ دکھائیگا (اور کہا اے میرے رب! مجھے نیکوکار اولاد بخش تب ہم نے اسکو ایک حلیم لڑکے کی بشارت دی پھر جب وہ لڑکا اسکے ساتھ تیز چلنے کے قابل ہو گیا اس نے کہا اے میرے بیٹے! میں نے تجھے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا میں تجھے ذبح کر رہا ہوں پس تو فیصلہ کر کہ اس میں تیری کیا رائے ہے اس وقت بیٹے نے کہا اے میرے باپ جو کچھ تجھے خدا تعالیٰ کہتا ہے وہ کر تو انشاء اللہ تعالیٰ مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا

پھر جب وہ دونوں فرمانبرداری پر آمادہ ہو گئے اور اس (یعنی باپ) نے اس (یعنی بیٹے) رضامندی ظاہر کرنیوالے بیٹے کو ماتھے کے بل گرایا اور ہم نے اُس (یعنی ابراہیمؑ) کو پکار کر کہا اے ابراہیم! تو اپنی رؤیا پوری کر چکا ہم اسی طرح محسنوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔

یہ یقیناً ایک کھلی کھلی آزمائش تھی۔

اور ہم نے اس (یعنی اسمٰعیل) کا فدیہ ایک بڑی قربانی کے ذریعہ سے دیدیا اور بعد میں آنے والی قوموں میں اس کا نیک ذکر باقی رکھا۔ ابراہیمؑ پر سلامتی نازل ہوتی ہے ہم محسنوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔ وہ یقیناً ہمارے مومن بندوں میں سے تھا اور ہم نے اسے اسحاقؑ کی بھی خبر دی تھی جو نبی تھا اور صالحین میں سے تھا۔

اور ہم نے اُس (یعنی ابراہیمؑ) پر اور اسحٰقؑ پر برکتیں نازل کیں اور انکی اولاد میں سے بھی کچھ لوگ پورے فرمانبردار تھے اور بعض اپنی جانوں پر کھلا کھلا ظلم کرنیوالے تھے

عید قربان اس عظیم الشان واقعہ کی یادگار میں منائی جاتی ہے

وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝

اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو رہتی دنیا تک کے لئے قربانی کا معیار قرار دیا ہے۔

آج مسلمان جو بکروں۔ دنبوں۔ گایوں۔ اونٹوں وغیرہ جانوروں کی قربانیاں دیتے ہیں وہ اس ذبح عظیم کے لئے علامت ہیں۔ جس کا فخر اس باپ بیٹے کو نصیب ہوا اصل قربانی دونوں کی یہی تھی کہ باپ آتش نمرود میں سے گذر گیا اور بیٹے نے ایک اشارے پر اپنی گردن باپ کی چھری کے نیچے ڈال دی اس سے بھی زیادہ باپ بیٹے کی بڑی قربانی یہ تھی کہ باپ نے اپنے پیارے بیٹے کو ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے کام کے لئے وقف کر دیا اور بیٹے نے اپنی زندگی مکہ مکرمہ میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ایسی مقدس بستی بسائی کہ جو ہمیشہ تک کے لئے دین اسلام کا مرکز بن گئی ہے اور چاروں اکناف عالم سے لوگ ہر سال لبیک لبیک پکارتے ہوئے درویشوں کے لباس میں کیا دولتمند اور کیا مفلس فدائیوں کی طرح آتے ہیں اور کعبۃ اللہ کے طواف اور سنگ اسود کے بوسہ سے مشرف ہوتے ہیں اس کا نام حج ہے۔

اس سے ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ زندگی کا حقیقی مقصد خدا تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنا ہے تاکہ انسان اللہ تعالےٰ کا وہ قرب حاصل کرے جو اس کو اللہ تعالےٰ کی جنت میں داخل کرتا ہے۔ لبیک لبیک پکارتے جانے کا یہی مطلب ہے کہ ہم بھی ان باپ بیٹوں کی طرح اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف یعنی اپنی زندگی کی قربانی عملاً پیش کرتے ہیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کو چاہیئے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیراز جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیارت قادیان کے متعلق

ایک جرمن نومسلم احمدی بھائی کے ایمان افروز تاثرات

ہمارے نومسلم فاضل جرمن دوست مکرم ڈاکٹر محمد عبدالہادی کیوسی صاحب نے جنہوں نے سپرانٹو زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا ہے۔ زیارت قادیان کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی پھر حرمین الشریفین کی زیارت اور عمرہ کا شرف حاصل کیا واپسی پر آپ نے جرمنی سے شائع ہونے والے جماعت احمدیہ کے ماہوار رسالہ Der Aslam کے (جس کے آپ ایڈیٹر بھی ہیں) جنوری ۱۹۷۱ء کے شمارہ میں ایک اداریہ "قادیان" کے عنوان کے تحت قلمبند فرمایا ہے۔ اس کا ترجمہ افادۂ احباب کے لئے پیشِ خدمت ہے۔

خاکسار مسعود احمد جہلمی مبلغ جرمنی

یہ داستانِ سفر نہیں ہے؛ ہاں یہ ممکن ہے کہ کسی روز مجھے گذشتہ سال کے آخری ہفتوں کے واقعات پر تاریخی نقطۂ نگاہ سے اور غیر جذباتی طور پر غور کرنے کا موقع ملے تاہم مجھے توقع ہے کہ میرے قادیان۔ ربوہ۔ مکہ معظمہ۔ اور مدینہ منورہ کے حالاتِ سفر کی روداد باوجود میری کوتاہ قلمی کے خالی از دلچسپی نہ ہوگی ـــ تاحال میں باقاعدہ اور تاریخ وار اپنے حالاتِ سفر کو ضبطِ تحریر میں نہیں لا سکتا اور یہ اس وقت تک ممکن بھی نہیں جب تک کہ میرے جذبات کا ہیجان خیز تلاطم قدرے پُرسکون نہ ہو جائے۔

تاہم میں شدید خواہش رکھتا ہوں کہ بعض وہ امور جو میرے ذاتی مطالعہ و مشاہدہ کی خوردبین سے ظاہر ہو کر میرے لئے انتہائی قدر و قیمت کا باعث بن گئے ہیں۔ میں انہیں ضبطِ تحریر میں لے آؤں۔ آج کی فرصت میں اس سلسلہ میں سرزمینِ قادیان میں پیش آمدہ دو اہم واقعات بیان کرنا چاہتا ہوں:۔

قادیان! ـــ جو شخص جماعت احمدیہ کی تاریخ سے واقفیت رکھتا ہے وہ اس نام کی اہمیت کو بخوبی جانتا ہے ـــ لیکن بیرونی دنیا کے لئے قادیان کی حیثیت ایک معمولی گاؤں سے بڑھ کر نہیں ہے جس میں تعداد کے لحاظ سے ایک معمولی سی جماعت رہتی ہے ـــ ایک چھوٹا سا جزیرہ ـــ جو میل ہا میل تک ایسے ماحول سے گھرا ہوا ہے جس کی فضا آج سازگار دکھائی دیتی ہے لیکن کچھ عرصہ پہلے تک نفرت۔ حقارت۔ دشمنی اور تشدد کے جذبات سے مکدر تھی۔ میرے اس "سفرنامہ" میں اس امر کا تذکرہ ہوگا کہ میں ایک عام ہوائی پرواز کے ذریعہ فرانکفورٹ سے کراچی پہنچنے کے بعد کن غیر معمولی حالات میں قادیان تک پہنچا۔

اس طرح اس میں یہ بھی ذکر ہوگا کہ کس طرح ایک حسابی حد تک تابعِ اوقات پروگرام سفر ایک دلچسپ مہم کی صورت اختیار کر گیا۔ اس مہم کا آغاز کراچی سے لاہور تک کی پرواز کے دوران اس طرح ہوا کہ کراچی سے لاہور کی متوقع پرواز کے منسوخ ہو جانے کی وجہ سے ایک دوسری پرواز لی گئی جو کراچی سے راولپنڈی جاتی تھی اور پھر وہاں سے ایک اور پرواز کے ذریعے لاہور آنا تھا۔ لیکن راولپنڈی میں موسم کی خرابی کے باعث اسی پرواز کو راولپنڈی اترے بغیر ہی لاہور کا رخ کرنا پڑا۔

پھر قادیان جانے کے لئے پاکستان اور بھارت کی سرحد پر پہنچا۔ کسی غلط فہمی کی بنا پر جس موٹر کار کے سرحد پر پہنچنے کی توقع تھی وہ نہ آ سکی۔ سرحد سے قادیان تک جانے کے لئے جو ٹیکسی لی گئی راستہ میں اس کے تین ٹائر یکے بعد دیگرے بےکار ہو گئے اور دوسرے نقائص بھی پیدا ہو گئے جن کے بیان کے لئے بھی تفصیل درکار ہے اور جن کی شاید کوئی توجیح بھی تلاش کی جا سکتی ہے۔

"کیا" اور "کیسے" کا علم بعض اوقات انسان کو غیر ارادی طور پر "کیوں" کی تلاش کی طرف راہنمائی کرتا ہے ـــ کم از کم میرے ساتھ ایسا ہی ہوا ـــ میں نے زندگی میں بارہا اپنے نام "عبدالہادی" کی حقیقت کو آشکارا ہوتے دیکھا ہے۔ ان قارئین کرام کے لئے جو اس مہمانہ سفر کے حالات کے جاننے کا شوق رکھتے ہوں ـــ یہ واقعہ جو امرتسر کے قریب پیش آیا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ یہاں پر ٹیکسی کار کا دوسرا ٹائر بےکار ہو جانے پر ایک سکھ نوجوان کی بازو والی گھڑی کے ساتھ مجھے اپنی اٹلی کی بنی ہوئی جیبی گھڑی کا تبادلہ کرنا پڑا۔

تاہم آخرکار بٹالہ کے قریب ٹیکسی کو بیکار حالت میں چھوڑ کر ایک بس کے ذریعہ قادیان پہنچا۔ شراب سے دھت ایک ہندو کے ٹانگہ پر بیٹھ کر خدا خدا کر کے آسمان پر روشن ستاروں کی روشنی میں میں مسجد مبارک تک پہنچا۔ ہاں اس مسجد میں، جو وہاں پر آباد جماعت کے دلوں میں بستی ہے۔

اس ایک سو پندرہ میل کے سفر کا آٹھ گھنٹوں میں طے ہونا! ـــ دن بھر کے نامساعد حالات کے باعث طبعی طور پر میرے دل میں بےقراری اور بےچینی بڑھتے بڑھتے جذبات (ہیجان خیز) بند کی ایک ایسی صورت اختیار کر گئی کہ میں خیال کر رہا تھا کہ قادیان کے در و دیوار اور وہاں کے لوگوں سے ملتے ہی نہ جانے جذبات کا یہ بند کس انداز سے ٹوٹے گا۔

لیکن میرے پہنچنے کے فوراً بعد ہی میں نے وضو کیا اور مجھے بیت الدعا میں جانے کا موقع دیا گیا۔ وہاں پر کچھ اور ہی کیفیت پیدا ہو گئی ـــ ایک عجیب غیر متوقع کیفیت ـــ ہاں اس چھوٹے سے کمرے میں ـــ جس میں حضرت بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد علیہ السلام نے اپنی زندگی کے کتنے ہی گھنٹے۔ کتنے ہی دن اور کتنے ہی مہینے دعاؤں۔ ذکر الٰہی اور خدائے قادر و توانا اور واحد و یگانہ کی دلی عبادت میں گذارے تھے۔

یکایک نہایت امن و سکون اور خاموشی کیساتھ ـــ میری بیقراری زائل ہو گئی ـــ آنِ واحد میں ہیجان خیز جذبہ غائب ہو گیا۔ اور میری روح سکون طمانیت اور ناقابل بیان خوشی سے بھر گئی۔ کسی قسم کا نہ غصہ نہ اشتعال بلکہ خاموشی اور محبت بھرا سکون۔

میں نہیں جانتا کہ میں کتنی دیر اس کمرے میں رہا ـــ کیونکہ غالباً دیر تک مجھے نہ کسی نے آواز دی اور نہ ہی مجھے ہٹایا ـــ تھوڑی دیر کے لئے وقت کی رفتار کے اندازے کا مجھے قطعاً احساس نہ رہا اور اپنے گردوپیش کی مادی دنیا کو میں پوری طرح بھول گیا۔

مجھے یہاں پر اپنے قیام کے بقیہ ایام میں یہ معلوم ہوا کہ یہ لمحات جو مجھے یہاں گذارنے کی فرصت ملی درحقیقت تمام جماعت کا اپنے دور دراز سے آنے والے بھائی کے لئے محبت اور پیار کا ایک حسین تحفہ تھا ورنہ درحقیقت یہ کمرہ دن اور رات کے تمام لمحات میں دو دو بلکہ تین تین دعا کرنے والے افراد سے پُر رہتا ہے جو باری باری یہاں آکر دعا میں روحانی تسکین اور ایمانی تروتازگی تلاش کرتے اور پاتے ہیں۔

قادیان میں میرے (تین روزہ) قیام کے دوران ایک اور مقام جسکی طرف میرے قدم بار بار بےاختیار چل پڑتے تھے ـــ وہ بہشتی مقبرہ تھا ـــ جہاں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے اولین صحابہؓ مدفون ہیں ـــ میں نے یہاں پر کئی گھنٹے گذارے ـــ ۲۲ دسمبر ۱۹۷۰ء کو بعد دوپہر میں ایک مرتبہ پھر اس پُرسکون مقام پر گیا کیونکہ مجھے علم تھا کہ اگلے روز کی صبح کو میری یہاں سے واپسی ہے۔

اب یہاں پر مجھے ایک اور واقعہ درپیش آیا ـــ جس نے مجھے پاتال تک ہلا دیا۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام اور اولین اصحاب حضرت مسیح موعودؑ رضوان اللہ علیہم کے مبارک مزاروں پر دعا کے بعد میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے والدین کو جو وہاں سے قریب ہی آرام کی ابدی نیند سو رہے ہیں۔ ان کے فرزند کا آخری سلام پہنچانے اور اپنی طرف سے الوداع کہنے کے لئے ان کے مزار پر حاضر ہوا میں نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا کر اپنی آنکھوں پر رکھے ـــ محترم چوہدری صاحب موصوف کی والدہؓ کی قبر کے سامنے کھڑے ہوئے ابھی مجھے چند منٹ ہی ہوئے تھے کہ یکایک میں نے اپنے دل میں شدید ہیجان خیز رقت کے جذبات کو محسوس کیا ـــ ایک ایسی کیفیت جس سے اب تک میں ناآشنا تھا ـــ میری آنکھوں سے ایک نہ تھمنے والا آنسوؤں کا سیلاب رواں تھا اسی لمحہ میں نے اپنی بند آنکھوں سے دیکھا ـــ

(آپ اسے خواب کہہ لیجئے۔ اس کا نام واہمہ یا تصور رکھ لیجئے۔ آپ جو چاہیں اس کا نام رکھیں لیکن میرے لئے ایسا ہی حقیقی تھا جیسے یہ کاغذ جس پر اس وقت میرا قلم چل رہا ہے) ـــ کہ قبر کے سامنے زمین پر ایک دھبہ سا نمودار ہوا ہے جیسے گیلی جگہ ہو ـــ زمین کا یہ چھوٹا سا گول ٹکڑا پلیٹ کے برابر دھنستا ہوا معلوم ہوا اور محسوس ہوا ـــ اس سوراخ میں سے پانی نکلا جو پہلے کیچڑ سا تھا پھر جیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لمحوں میں ہی یہ صاف۔ شفاف ٹھنڈے اور شیریں پانی کا چشمہ بن کر اُبل پڑا — اس نادر چشمے کے پانی کے کھولنے کا زیر و بم ایسے ہی تھا جیسے قلب انسانی کی حرکت۔

میں نے جو کچھ اس لمحہ میں پایا اسے حیطۂ تحریر میں نہیں لا سکتا — میری ہستی کو ہلا کے رکھ دیا گیا — میرے دل میں اضطراب اور خوشی کے ملے جلے جذبات تھے — میری آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک نہ تھمنے والا سیلاب رواں تھا۔

تب میں نے جان لیا — ہاں میں نے پورے یقین کے ساتھ جان لیا — کہ یہ سرزمین بے پناہ طاقت اور لازوال قوت کا عظیم سرچشمہ ہے — لیکن یہ طاقت تباہ کن اور تشدد آمیز نہیں — بلکہ محبت کی ابدی طاقت — زندگی بخش طاقت ہے — وہ طاقت جو مادرِ مہربان کا دل نواز سکتا ہے — وہ طاقت جو خود اللہ تعالیٰ نے بندوں کو عطا کی ہے۔ میں نے اس وقت یکایک یہ بھی جان لیا کہ اس قوت کا سرچشمہ اور منبع کہاں ہے؟...

جو تمام دنیا میں پیغام احمدیت کے ذریعہ اسلام کے نور سے منور ہو کر اسلام کو محض ایک سوسائٹی کی حیثیت سے نہیں بلکہ مدارِ حیات۔ ایک ضابطہ اور زندگی کا مشن سمجھتے ہوئے قبول کر کے خدائے حقیقی کے قرب کو تلاش کرنیوالے انسانوں میں جلوہ گر نظر آتی ہے۔

آپ مجھ سے یہ نہ پوچھئے کہ میں نے اس واقعہ کا کیا جواز تلاش کیا ہے؟ یہ واقعہ عین مذکورہ قبر پر کیوں پیش آیا — میں نے وہاں پر چشمہ پایا۔ آج بھی اور جتنی مرتبہ بھی میرا خیال جاتا ہے مجھے خوشی اور طمانیت عطا ہوتی ہے جس سے میری آنکھیں ڈبڈبا جاتی ہیں اس راز کی حقیقت کو میں خود بھی نہیں جانتا اور شاید کبھی جان بھی نہیں سکوں گا ہاں اس ارضی زندگی میں کبھی بھی نہیں!

تسخیر کائنات اسلام کے نقطۂ نظر سے

(محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

نوٹ:- یہ مضمون جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء کے شبینہ اجلاس میں پڑھا گیا۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

(ابراھیم ۳۳-۳۴)

یہ بات اب ایک حقیقت بن کر سامنے آگئی ہے کہ انسان چاند تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اس کامیابی نے جہاں دانشوروں کے لئے فکر و عمل کی ایک نئی راہ کھول دی ہے وہاں اس کے باعث مذہبی دنیا میں ایک عظیم ہلچل اور زلزلہ کی سی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ وہ لوگ جو اجرامِ سماوی کو دیوی دیوتاؤں کا مسکن سمجھتے تھے ان کے مذہبی معتقدات تو پاش پاش ہو گئے ہیں۔ مشرکوں کا تو خیر کیا ذکر ہے۔ خود مسلمانوں کے مروجہ خیالات بھی ایک حد تک متاثر ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک حصہ تو ابھی تک اس بات پر یقین کرنے کے لئے تیار نہیں کہ واقعی انسان چاند تک پہنچ چکا ہے لیکن جو اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں وہ بھی حیران ہیں کہ یہ ہو کیا گیا۔ چاند کی تسخیر کے عنوان سے جو مضامین اخبارات و رسائل میں شائع ہوئے ہیں اور میری نظر سے گذرے ہیں ان میں یہ تو کہا گیا ہے کہ اس کامیابی سے اسلام کی تعلیم پر کوئی زد نہیں پڑتی لیکن کوئی تنقیدی جائزہ اس بات کو ثابت کرنے کے لئے نہیں لیا گیا۔ صرف اس بیان پر اکتفا کیا گیا ہے کہ قرآن کریم مطالعہ قدرت کی طرف توجہ دلاتا ہے اور اس کی آیات میں کوئی تضاد نہیں۔

قرآن کریم کی خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے بموجب ابناء فارس کے سپرد ہو چکی ہے اور وہی قرآنی حقائق کو آشکار کرنے کے صحیح معنوں میں اہل ہیں۔ مسند ابو حنیفہ کے دیباچہ میں مصنف یہ حدیث لائے ہیں کہ ابناء فارس علم کو پھر آسمان سے واپس لائیں گے۔ حدیث ہے۔

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ لو کان العلم عند الثریا لتناولہ رجالٌ من ابناء فارس متفق علیہ (قال السیوطی ھذا الحدیث اصلٌ صحیحٌ یعتمد علیہ۔)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر علم ثریا تک بھی پہنچ جائے تو ابنائے فارس اس کو لے آئیں گے۔

(مقدمہ المسند ابی حنیفہ مکتبہ ربیع حلب صفحہ ۵)

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی پیدائش کی غرض و غایت یہ ہے کہ وہ خدائے تعالیٰ کا عبد بن جائے اور اپنے رب کے نقوش کو اس درجہ اپنے اندر جذب کرے کہ بس اسی کے حسن کی جلوہ گری اس میں ہو۔ انسان کی عقل و دانش محدود اور فہم و ادراک ناقص ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى۔ ہدایت کا راستہ دکھانا ہمارا کام ہے۔ اس غرض کے لئے ابتدائے آفرینش سے مامورین و مرسلین کا سلسلہ اس نے جاری کیا اور صحف سماوی کو انسان کی ہدایت کے لئے نازل فرمایا لیکن جو لوگ اس روحانی طریق سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور اپنی عقل پر ہی تکیہ کرتے ہیں ان کی ہدایت کیلئے بھی اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین میں بے شمار نشان رکھے ہیں تاکہ ایسے لوگوں پر بھی حجت پوری ہو۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں بار بار کائنات پر غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے اور مشاہدہ و مطالعہ قدرت کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔

واضح رہے کہ قرآن کریم ہیئت و طبیعات وغیرہ علوم کی کوئی درسی کتاب نہیں کہ اس میں سائنسی مسائل پر بحث کی گئی ہو لیکن چونکہ وہ شریعت کاملہ ہے اس لئے ہدایت کا ایک اہم ذریعہ ہے اس لئے نہ صرف مؤثر رنگ میں اور تکرار اس پر اُبھارا گیا ہے بلکہ جگہ جگہ علوم کی باریکیاں اور حقائق نہایت حکیمانہ انداز میں پیش کئے گئے ہیں تاکہ وہ اہلِ بصیرت یعنی مومنوں کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوں اور اہلِ دانش کے لئے حجت اور بُرہان قاطعہ بنیں اور اُن کے لئے راہِ فرار باقی نہ رہے۔

مطالعہ قدرت کے سلسلہ میں ایک چیز جس پر بہت زور دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے آسمان و زمین اور ان کے اندر پائی جانے والی تمام اشیاء کو انسان کی خدمت کے لئے مقرر کر رکھا ہے جیسا کہ فرمایا:-

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۔ (الجاثیہ ۱۴)

ترجمہ:- اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے سب کا سب اس نے تمہاری خدمت پر لگایا ہوا ہے۔ اس میں فکر کرنے والی قوم کے لئے بڑے نشان ہیں۔

جب ہم تسخیر کائنات کے مضمون پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے نقطۂ نظر سے اللہ تعالیٰ نے اپنی خلق کو دو بڑے حصّوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک حصہ کو السّمٰوٰت کے نام سے موسوم کیا ہے اور دوسرے کو الارض سے میرے موضوع میں یہ دونوں حصّے شامل ہیں اور ان دونوں پر ہی غور و فکر کی ضرورت ہے لیکن چونکہ اس زمانہ میں چاند تک رسائی نے انسانی خیالات کو السّمٰوٰت کی طرف زیادہ متوجہ کر دیا ہے اسلئے اس وقت اس پہلو پر ہی کچھ روشنی ڈالنا مطلوب ہے — التسخیر کے معنی ہیں كَلَّفَهٗ عَمَلًا بِلَا اُجْرَةٍ۔ کسی چیز کو بغیر اجرت اور معاوضہ کے خدمت پر لگا دینا۔ اسی طرح اس میں یہ بھی مفہوم پایا جاتا ہے کہ کسی چیز کو اپنے ارادہ اور مرضی کے تابع کر لینا۔ اور اسے اس رنگ میں خدمت پر مجبور کر دینا کہ وہ خلاف نہ کر سکے۔ اس نقطۂ نگاہ سے اگر دیکھا

وقفِ جدید کے وعدہ کنندگان کی دوسری فہرست

۲۸ فروری ۱۹۷۱ء کو پیش کی جائے گی

اُن اصحاب کی فہرست جنہوں نے وقفِ جدید کے سالِ رواں یعنی ۱۹۷۱ء کیلئے اپنے وعدہ جات دفتر وقفِ جدید میں پہنچا دیئے تھے۔ مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۷۱ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کے لئے پیش کر دی گئی۔

اللہ تعالیٰ ایسے اصحاب پر اور جماعت کے جن کارکنوں نے تندہی سے وعدہ جات حاصل کئے۔ ان پر بھی اپنے بے شمار فضلوں کے دروازے کھول دے۔ آمین!

جماعتوں اور افراد کی طرف سے وعدہ جات موصول ہو رہے ہیں۔ اور اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ایسے وعدہ کنندگان کی دوسری فہرست۔ حضرت اقدس کی خدمت میں دُعا کے لئے مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۷۱ء کو پیش کر دی جائے۔ پس کارکن اصحاب بھی۔ اور دیگر دوست جنہوں نے تاحال وقفِ جدید کے وعدہ جات نہیں بھجوائے۔ جلدی کریں۔ اور دفتر ھذا کو اپنے وعدہ جات سے اطلاع فرما دیں۔

ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائے تو واضح ہوتا ہے کہ ساری کائنات پر تصرف اور اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے اسی کے منشاء اور مرضی کے مطابق یہ کارخانۂ عالم چل رہا ہے اس سارے نظام کے قیام و بقا میں انسان کو کچھ بھی دخل حاصل نہیں جیسا کہ فرمایا:-

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهٖ (النحل ۱۳)

ترجمہ۔ اور اس نے رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے خدمت پر لگا رکھا ہے اور دوسرے تمام ستارے بھی اسی کے حکم سے تمہاری خدمت پہ متعین ہیں۔

اس آیت کریمہ میں بامرہ کے لفظ سے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ چاند اور سورج خدائے تعالیٰ کے اذن اور حکم سے خدمت پر مامور ہیں۔ انسان کو یہ طاقت نہیں دی گئی کہ وہ ان اجرام کو اس کام پر مجبور کر سکتا۔ اسی طرح سورۃ الاعراف کی آیت ۵۵ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهٖ ۔ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ۔

ترجمہ:- اور سورج کو اور چاند کو اور ستاروں کو اس نے اس طرح پیدا کیا ہے کہ وہ سب اس کے حکم کے ماتحت کام کر رہے ہیں سنو! پیدا کرنا بھی اسی کا کام ہے اور قانون بنانا بھی اسی کا کام ہے۔ اللہ بہت برکت والا ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

اس آیت میں یہ بتلایا گیا ہے کہ جہاں تک نیست سے ہست کرنے کا کام ہے اور جہاں تک قوانین قدرت کا تعلق ہے۔ وہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اس کے غیر کو اس میں ذرا بھی دخل نہیں نہ انسان کو یہ قدرت دی گئی ہے کہ وہ خلق کر سکے اور نہ اس میں یہ طاقت ہے کہ نظام عالم کے لئے قوانین مرتب کر سکے یہ بات اس قدر بدیہی ہے کہ اس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ انسان کی پیدائش سے کروڑہا سال قبل ہی یہ سارا عالم وجود میں آچکا تھا اور قوانین قدرت کا نفاذ ہو چکا تھا انسان کا اس میں دخل ہی کیا ہو سکتا ہے۔

اس لحاظ سے تسخیر صرف عزیز و حکیم خدا سے مخصوص ہے۔ انسان اس میں بے دست و پا ہے۔ اور تسخیر کائنات اس کے حیطۂ اختیار سے باہر ہے۔ صرف ایک چیز ہے جو انسان کے اختیار میں رکھی گئی ہے اور وہ یہ کہ وہ خدا تعالیٰ کی خلق سے حسب ضرورت استفادہ کر سکتا اور اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلَمْ تَرَوْا

اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً (لقمان ۲۱)

ترجمہ:- کیا تم لوگوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔ تمہاری خدمت میں لگایا ہوا ہے اور تم پر اپنی نعمتیں خواہ ظاہر کا ہوں یا باطنی پانی کی طرح بہا دی ہیں اس آیت میں دو امور کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اول یہ کہ آسمان و زمین کی کل اشیاء انسان کی خدمت کے لئے اور اس کے فائدے کے لئے پیدا کی گئی ہیں جو چیز خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہو وہ بہرحال خادم ہے اور کسی صورت میں بھی مخدوم نہیں ہو سکتی۔ انسان کے لئے کہاں زیبا ہے کہ خادموں کے سامنے سر جھکائے اور ان کی پرستش کرے انسانی فطرت ہی اس کو قبول نہیں کرتی۔

دوسری بات یہ بیان کی گئی ہے کہ ان اشیاء کے بعض فوائد بالکل ظاہر و باہر ہیں ان کو ہر شخص خواہ عالم ہو یا جاہل خوب سمجھتا ہے مثلاً یہ کہ سورج سے رات کی تاریکی دور ہوتی ہے اور دن چڑھتا ہے۔ ہوائیں بادلوں کو اٹھاتی اور بارشیں زمین کو سیراب کرتی ہیں۔ یہ باتیں ہر ایک کو معلوم ہیں اور ان میں کسی غور و فکر کی ضرورت نہیں لیکن کچھ فوائد ایسے ہیں جن کا علم تحقیق و جستجو اور گہرے غور و فکر سے ہوتا ہے۔ ایسے امور باطنہ میں شامل ہیں۔

ان باطنی اور پوشیدہ فوائد کا علم حاصل کرنے کے لئے بھی کچھ قاعدے قانون اور شرائط مقرر ہیں۔ اول تو یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ (الحجر ۲۲)

ترجمہ۔ اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کے (غیر محدود) خزانے ہمارے پاس نہ ہوں لیکن ہم اسے ایک معین اندازہ سے ہی اتارا کرتے ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں دنیا کی آبادی بڑی محدود تھی۔ اور ان کی ضروریات بھی محدود تھیں۔ اس زمانہ کے لحاظ سے سامان معیشت بافراط موجود تھا اگر اس وقت برقی قوت، ایٹمی توانائی یا ٹیلی ویژن کا انکشاف ہوتا تو وہ لوگ اس سے کیا فائدہ اٹھاتے ایسا انکشاف اس زمانہ میں عبث اور بے معنی ہوتا۔ اسلئے اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ علوم کو بھی حسب ضرورت ظاہر فرماتا ہے اور اس کا کوئی کام عبث نہیں ہوتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ علوم اور ان سے فوائد حاصل کرنے کا معاملہ جدوجہد جستجو اور فکر و تدبر سے تعلق رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ علوم کی بے قدری ہو۔ جو لوگ دماغ سوزی سے کام لیتے ہیں وہ اپنی محنت کا ثمرہ پاتے ہیں۔ جس قدر محنت اور کاوش ہوتی ہے۔ اسی قدر اس کا نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ اس بارے میں خدا تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى خدا تعالیٰ کا انعام سعی اور کوشش کے مطابق ہوا کرتا ہے

تیسری بات یہ ہے کہ علوم کا انکشاف کسی خاص قوم یا خاص زمانہ سے مخصوص نہیں۔ جس نے بھی محنت کی اور جب کی اس نے پھل پایا۔ کبھی یونانی اور رومی علم و فضل میں آگے بڑھے اور کبھی مصری اور چینی۔ جب مسلمانوں نے علوم کی قدر کی تو خدا تعالیٰ نے ان کو بے حد نوازا۔ آج عیسائی مغربی اقوام اور [illegible] چینی و روسی اس طرف متوجہ ہیں تو ان کی سعی مشکور ہو رہی ہے۔ تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۔ یہ ترقی و تنزل کے دور قوموں پر آتے رہتے ہیں اور ان میں اولوالالباب یعنی مومنوں کے لئے بڑا سبق ہے

جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو نور نبوت سے نوازتا ہے تو ان کے اذہان میں بھی جلا بخشتا ہے اور وہ فوق العادت ترقی کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عرب کے بادیہ نشین آناً فاناً دنیا پر چھا گئے اور ساری دنیا کے معلم بنے۔ آج پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے امت مسلمہ کو نور نبوت سے نوازا ہے۔ اس لحاظ سے ہمارا فرض ہے کہ سائنسی علوم کی طرف پوری توجہ کریں اور جلد اس معیار پر پہنچیں جہاں ہم دوسروں کے لئے دنیاوی علوم میں بھی استاد بن سکیں اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ کے الفاظ میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ چاند تک کمند پھینک دینے سے تمہاری آنکھیں خیرہ نہ ہوں اور تم یہ نہ سمجھ بیٹھو کہ سب کچھ تو دوسروں نے معلوم کر لیا۔ ہمارے لئے کیا رہا۔ علوم اور ان سے استفادہ کا میدان کس قدر وسیع ہے۔ اس بارے میں سورہ کہف کے آخری رکوع میں یہ بتلا دیا کہ اگر زمین کے سارے درخت قلمیں بن جائیں اور سارے سمندر سیاہی بن جائیں تب بھی علوم اور حقائق اشیاء کا خزانہ ختم نہ ہو گا۔ البتہ غیروں کی یہ کامیابی ہمارے لئے تازیانہ کا کام دے سکتی ہے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ علوم کے انکشاف اور تسخیر کے عمل کو خدا تعالیٰ نے کلیتہً انسانی کوشش پر نہیں چھوڑا بلکہ ہمیشہ ضرورت حقہ کا لحاظ رکھا ہے۔ جس چیز کی واقعی ضرورت ہو اور انسان اپنی کوشش سے اسے دریافت نہ کر سکتا ہو وہاں اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى کے وعدہ کے بموجب وہ خود انکشاف کے سامان پیدا کرتا ہے لوگ اس کو اتفاق کہتے ہیں۔ لیکن درحقیقت خدا ہی درپردہ وہ تاریں ہلا رہا ہوتا ہے۔ ایکسرے اور تابکاری جسے انگریزی میں Radioactivity کہتے ہیں کا انکشاف کسی غور و فکر کا نتیجہ نہیں بلکہ عرف عام میں اتفاق سے ہوا۔ اسی طرح بینزین کا انکشاف محض ایک اتفاق سمجھا جاتا ہے آج نامیاتی کیمیا میں بے حد ترقی ہو رہی ہے اس پر ایک وقت ایسا آیا کہ کاربن کے ایک مرکب بنزین Benzine کی ساخت سائنسدانوں کی سمجھ میں نہ آتی تھی اور اسی پر آئندہ ترقی موقوف تھی ایک دن ایسا ہوا کہ کیکولے (Kekule) نامی ایک سائنسدان جو اس مسئلہ پر بہت غور کر رہا تھا سیر کے لئے اکیلا جنگل کی طرف نکلا۔ چلتے چلتے اس نے کاربن کے ذروں (ایٹموں) کو اپنی نظر کے سامنے ناچتے دیکھا اور وہ ناچ کر باہم اس طرح جڑ گئے۔ جس سے ساخت کا مسئلہ حل ہو گیا۔ یہ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى کی ایک واضح مثال ہے۔ یہ اتفاق نہیں بلکہ خدائی انکشاف ہے۔ (باقی)

دفتر الفضل سے خط و کتابت
کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائیداد کے موصیوں کے لئے ضروری اعلان

جن بھائیوں اور بہنوں نے وصیت کی ہوئی ہے اور ان کی جائیداد موجود ہے ان کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ ایسا انتظام فرمائیں کہ ان کا حصہ وصیت جلد ادا ہو سکے۔
کیونکہ از روئے قواعد موصی کی بہشتی مقبرہ میں تدفین سے پہلے اس کا مکمل حصہ وصیت (حصہ آمد و جائیداد) ادا ہونا ضروری ہے۔ ۱۹۶۹ء کی مجلس مشاورت میں جو کمیٹی اس سلسلہ میں مقرر ہوئی تھی اس کی سفارش پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حصہ جائیداد کے موصیوں کے لئے حسب ذیل سہولت منظور فرمائی ہے جو صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیشن ۳۳/۲۷-۵-۶۹ ع م میں درج ہو چکی ہے۔
حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس فیصلہ کی رو سے جائیداد کے موصی کو اختیار ہے کہ اپنی موجودہ جائیداد کی قیمت بذریعہ ناظم صاحب جائیداد لگوا کر اسے سو ماہوار قسطوں میں یعنی آٹھ سال چار ماہ میں ادا کرے۔ قیمت جائیداد جو اس وقت باقاعدہ طور پر مقرر ہو جائے گی بعد ازاں اقساط کی ادائیگی کی صورت میں کوئی اضافہ نہ ہوگا۔ مکمل ادائیگی ہو جانے پر موصی کو اس بارہ میں مجلس کارپرداز کی طرف سے تحریری تصدیق دی جائے گی کہ اس کا مقررہ حصہ جائیداد ادا ہو چکا ہے۔
اس رعایت سے فائدہ یہ ہے کہ موصی کا حصہ وصیت بسہولت ادا ہو سکے گا اور اگر خدانخواستہ موصی اپنی زندگی میں پوری اقساط ادا نہ کر سکے تو اس کے رشتہ داروں کو معلوم ہوگا کہ کتنی رقم واجب الادا ہے اور ان کے لئے ادائیگی میں کوئی دقت نہ ہوگی
اس ریزولیوشن میں یہ بات بھی درج ہے کہ اگر زیر وصیت جائیداد کو کوئی غیر معمولی نقصان پہنچ جائے تو مجلس کارپرداز ادائیگی اقساط کے بارے میں صدر انجمن احمدیہ کے پاس ہمدردانہ غور کے لئے سفارش کر سکے گی۔ از روئے ریزولیوشن موصی کے لئے اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کے لئے اپنی اقساط کا باقاعدہ ادا کرنا ضروری ہے۔
تمام موصیان کو چاہیئے وہ اس رعایت سے پورا فائدہ اٹھائیں۔
(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کرنیوالی خواتین و ناصرات

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
گزشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے درج شدہ تعداد کی اطلاع سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات یاد کرنے کے سلسلے میں موصول ہوئی ہے۔

لجنہ محمود آباد	۴ خواتین	لجنہ لاہور	۱۴ خواتین
" چاہ ٹھریانہ	۳ "	" فورٹ سنڈیمن بلوچستان	۱ "
" سنجر چانگ	۱ "	" مجوکہ ضلع سرگودھا	۱۸ "
" گوجرانوالہ	۱ "	" چک ۵ ورکھانہ ضلع ملتان	۱ "
" جیکب آباد	۱ "		

کل تعداد = ۱۴۴

آیات کریمہ یاد کرنے کی اطلاع دینے والی ناصرات۔

ناصرات نارنگ منڈی	۱	ناصرات فوجیانوالہ ضلع گجرات	۱
" فورٹ سنڈیمن	۳	" گجرانوالہ	۳

کل تعداد = ۸ ناصرات

قبل ازیں ۵۸۰۲ خواتین اور ۲۵۷۴ ناصرات کی طرف سے آیات مذکورہ یاد کرنے کی اطلاع مل چکی ہے۔ اب موجودہ تعداد ملا کر لجنہ کو کل ۵۸۴۴ خواتین اور ۲۵۸۲ ناصرات نے ہمیں اطلاع دی ہے۔
لجنات اپنی اپنی جگہ پر جائزہ لیں اور جن بہنوں اور بچیوں نے ابھی تک آیات کریمہ یاد نہ کی ہوں انہیں یاد کروا کے ہمیں ان کے نام بھجوا دیں تا کہ حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دعا پیش کر دیئے جائیں۔ نیز ان کے نام سندات خصوصی بھی بھجوا دی جائیں۔
(خاکسارہ مریم صدیقہ)

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخابات

از یکم مئی ۱۹۷۱ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے کے سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰-۴-۷۱ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں (۱-۵-۷۱ تا ۳۰-۴-۷۴) کے لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں۔ جس کے لئے ۱۵-۶-۷۱ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخابات ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہئیں تا کہ ضروری کارروائی کے بعد بر وقت منظوری دی جا سکے۔
ضروری وضاحت: بعض جماعتیں یہ لکھ دیتی ہیں کہ ہماری جماعت کے سابقہ عہدیداران ہی رہنے دیئے جائیں۔ یہ طریق درست نہیں تمام عہدیداران کے از سر نو انتخابات ہونے چاہئیں جن عہدوں پر ۳۰-۴-۷۱ کے بعد کے لئے اب منظوریاں دی جا رہی ہیں ان عہدوں پر آئندہ میعاد میں تقرر کے لئے بھی نیا انتخاب ہونا ضروری ہے۔
انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیا میں آنی چاہئیں۔ بعض جماعتیں یہ رپورٹیں دوسری نظارتوں یا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیتی ہیں ایسا نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اس طرح انتخابات پر کارروائی بر وقت نہیں ہو سکتی اور منظوری بھجوانے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ ایسے احباب جو موصی ہوں اور کسی عہدہ کے لئے منتخب ہوئے ہوں ان کے نام کے ساتھ لفظ موصی اور ان کا وصیت نمبر ضرور درج کیا جائے تا کہ ان کے بقایا وصیت کے متعلق تحقیق کرنے میں دقت نہ ہو اور ان کی منظوری بھجوانے میں تاخیر نہ ہو۔
جو منتخب شدہ عہدیداران غیر موصی ہوں ان کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی طرف سے یہ تصدیق یعنی رپورٹ انتخابی رپورٹ کے ساتھ ضرور شامل ہونا چاہیئے کہ وہ بقایا دار نہیں ہیں۔
صدر موصیان کے انتخابات کی میعاد بھی ۳۰-۴-۷۱ کو ختم ہو رہی ہے جملہ ایسی جماعتیں جن میں مجالس موصیان قائم ہیں یا قائم ہو سکتی ہیں وہ اس امر کو نوٹ فرما لیں کہ صدر و نائب صدر مجلس موصیان کے انتخابات حسب قواعد کروا کر براہ راست مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوا دیئے جائیں۔
جن جماعتوں کے پاس انتخابات کروانے سے متعلق قواعد و ضوابط کی کتاب موجود نہ ہو وہ نظارت علیا سے بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں۔ اس کی قیمت معہ محصول ڈاک دو روپے پانچ پیسے ہے (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

زعماء انصار اللہ کے انتخابات

گزشتہ ماہ نبوت/نومبر میں امراء/صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ وہ آئندہ تین سال کے لئے زعماء/زعماء اعلیٰ کے انتخابات کروا کے اپنی سفارش کے ساتھ رپورٹ صدر محترم کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوا دیں۔
الحمد للہ کہ بہت سے امراء/صدر صاحبان نے اس سلسلہ میں تعاون فرماتے ہوئے انتخابات مرکز میں بھجوا دیئے ہیں۔ لیکن بعض مجالس میں ابھی انتخابات ہونے باقی ہیں۔ میری درخواست ہے کہ جن مجالس میں ابھی انتخاب نہیں ہوا وہاں امراء صدر صاحبان از راہ کرم اپنی اولین فرصت میں انتخاب کروا کے منظوری کے لئے مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

زعماء انصار اللہ کی خدمت میں استدعا

زعماء انصار اللہ کی غیر معمولی محنت کے نتیجہ میں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ انصار اللہ کا موجودہ مالی سال گزشتہ سب سالوں کے مقابلہ میں ایک کامیاب ترین حیثیت اختیار کر جائے۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اندرا گاندھی کی طرف سے پاکستان پر حملہ کی دھمکی

نئی دہلی ۵ فروری۔ بھارت کی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے دھمکی دی ہے کہ وہ پاکستان کے خلاف طاقت استعمال کریں گی۔ انہوں نے آج مغربی بنگال میں بہرام پور اور اگر تلہ میں دو عام جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان نے بھارتی طیارہ کو تباہ کر کے ہمیں چیلنج کیا ہے اور بھارت چیلنج کرنے والوں سے نمٹنے کی پوری اہلیت رکھتا ہے۔ بھارتی افواج ہر طرح سے تیار ہیں انہوں نے کہا کہ بھارت یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کہ پاکستان نے کشمیری نوجوانوں کی حوصلہ افزائی نہیں کی اگر ایسا نہیں ہے تو انہیں گرفتار کیوں نہیں کیا گیا۔ اور طیارے میں انہیں خوراک کیسے ملتی رہی ہے۔

اندرا گاندھی کی طرف سے حکومت پاکستان کا شکریہ

راولپنڈی ۵ فروری۔ بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے کلکتہ میں ایک بیان جاری کیا ہے جس میں انہوں نے حکومت پاکستان کا شکریہ ادا کیا ہے اور کہا ہے کہ حکومت نے اغوا ہونے والے بھارتی طیارے کے مسافروں اور عملہ کے ساتھ نہایت عمدہ سلوک کیا ہے انہوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ حکومت پاکستان مسافروں اور طیارے کے عملہ کو نہایت حفاظت سے بھارت بھیجنے کے سلسلہ میں جو انتظامات کئے ہیں وہ قابل ستائش ہے۔

بھارت کو طلباء کا انتباہ

اسلام آباد ۵ فروری۔ راولپنڈی اور اسلام آباد کے طلباء نے نئی دہلی میں پاکستانی ہائی کمیشن پر حملہ کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے کل اسلام آباد میں بھارت کے ہائی کمیشن کے سامنے زبردست مظاہرہ کیا۔ مظاہرین ہائی کمیشن کے حکام کو ایک یادداشت دے کر پرامن طریقے سے منتشر ہو گئے۔ جس میں بھارت کو خبردار کیا گیا ہے کہ وہ پاکستان ہائی کمیشن کے عملے کے جان و مال کا تحفظ کرے گی۔ اگر بدھ کے دن ہونے والے واقعات کا اعادہ کیا گیا تو اس کے سنگین نتائج نکلیں گے ہائی کمیشن کے گھیراؤ کرنے کے الزام میں ۳۰ خاکساروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

وزیر اعظم ماریشس کا شاندار استقبال

لاہور ۵ فروری۔ ماریشس کے وزیر اعظم مسٹر ساگر رام غلام کل دوپہر ڈھاکہ سے لاہور پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ ہوائی اڈہ پر ان کا خیر مقدم کرنے کے لئے گورنر پنجاب لفٹننٹ جنرل عتیق الرحمن اور اعلیٰ سول اور فوجی افسر موجود تھے۔ ڈاکٹر ساگر رام غلام آج کل پاکستان کا خیر سگالی کا دورہ کر رہے ہیں۔

پولینڈ کے آنجہانی وزیر خارجہ کے لئے

اسلام آباد ۵ فروری۔ حکومت پاکستان نے پولینڈ کے نائب وزیر خارجہ آنجہانی ونیکر کو پاکستان کا اعلیٰ ترین شہری اعزاز ہلال پاکستان اور ان کے پس ماندگان کے لئے ۵۰ ہزار پونڈ کا نقد عطیہ دینے کا فیصلہ کیا ہے وزارت خارجہ کے ترجمان کے مطابق آنجہانی وزیر خارجہ نے پولینڈ اور پاکستان کو قریب لانے میں ناقابل فراموش کردار ادا کیا ہے معلوم ہوا ہے کہ پولینڈ نے اس فیصلہ پر پاکستان کا شکریہ ادا کیا ہے۔

مصر مزید ۳۰ دن تک فائر بندی پر عمل کرے گا

قاہرہ ۵ فروری۔ مصر نے ڈاکٹر یارنگ کو اطلاع دی ہے کہ اگرچہ فائر بندی کی مدت پانچ فروری کو ختم ہو جائے گی۔ پھر بھی مصری فوج پانچ مارچ تک فائر بندی پر عمل کرتی رہے گی اور وہ جنگ نہیں کرے گی۔ قاہرہ ریڈیو کے مطابق یہ فیصلہ دنیا کی رائے عامہ کے احترام میں کیا گیا ہے ریڈیو نے مزید کہا کہ اگر اسرائیل مشرق وسطیٰ میں امن چاہتا ہے تو واضح طور پر اعلان کرے کہ وہ سلامتی کونسل کی نومبر ۱۹۶۷ء کی قرارداد پر عمل کرے گا۔ اور اگر وہ اس قرارداد پر عمل کرنے کا پابند ہے تو اسے ایک ماہ کے اندر اندر مقبوضہ علاقوں سے نکل جانے کا واضح پروگرام پیش کرنا چاہیئے۔

روس اور شام کا مشترکہ اعلان

دمشق ۵ فروری۔ روس اور شام نے ایک بار پھر اپنے اسی موقف کو دہرایا ہے کہ اسرائیل کو جلد از جلد مقبوضہ عرب علاقوں سے اپنی فوجیں بلا لینی چاہئیں شام کے صدر اور وزیر دفاع جنرل حافظ الاسد کی قیادت میں شامی وفد کے تین روزہ دورہ روس کے اختتام پر بیک وقت ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری پوتی یوم پیدائش سے ہی بیمار ہے اب بیماری زیادہ بڑھ رہی ہے۔ کوئی علاج کارگر نہیں ہو رہا۔ سب بہن بھائیوں کی خدمت میں بچی کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ماسٹر حمید احمد سنیاسی۔ مکتبہ فیض عام ربوہ)

۲۔ میرے بچہ کو جس کی عمر صرف ۲ سال ہے دس ماہ سے نچلے حصہ پر فالج ہوا ہے علاج معالجہ کے باوجود ابھی کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ عبد الرحمن قائد مجلس خدام الاحمدیہ کنری ضلع تھرپارکر)

۳۔ مکرم بشیر احمد خان صاحب کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ نمونیہ کے حملے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و احسان سے ان کو جلد از جلد صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ اور جلد اور زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

سالانہ امتحان

کی تیاری ابھی سے کریں۔ جماعت سوم کے طلباء کی آسانی کے لئے سوال و جواب کی صورت میں جغرافیہ دینیات اور سائنس کی کتاب ربوہ کے ہر کتب فروش سے مل سکتی ہے۔ الناشر

مکتبہ فیض عام۔ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

پیما آرٹ پریس

۴۵۔ چیمبرلین روڈ لاہور

نئی آفسٹ مشینری سے آراستہ پریس۔ دیدہ زیب چھپائی کے علاوہ اعلیٰ معیار کی پلیٹ میکنگ نگیٹو، پوزیٹو اور گریننگ کا کام کیا جاتا ہے

ایگروفاس معدنی کھاد

پودوں کی بہترین غذا

ملک کو غذائی خود کفالت کی منزل تک پہنچانے کا ایک ضروری اقدام

ایگروفاس (ایس ایس پی کھاد)

لائلپور کیمیکلز اینڈ فرٹیلائزرز لمیٹڈ لائلپور۔ جڑانوالہ پنجاب

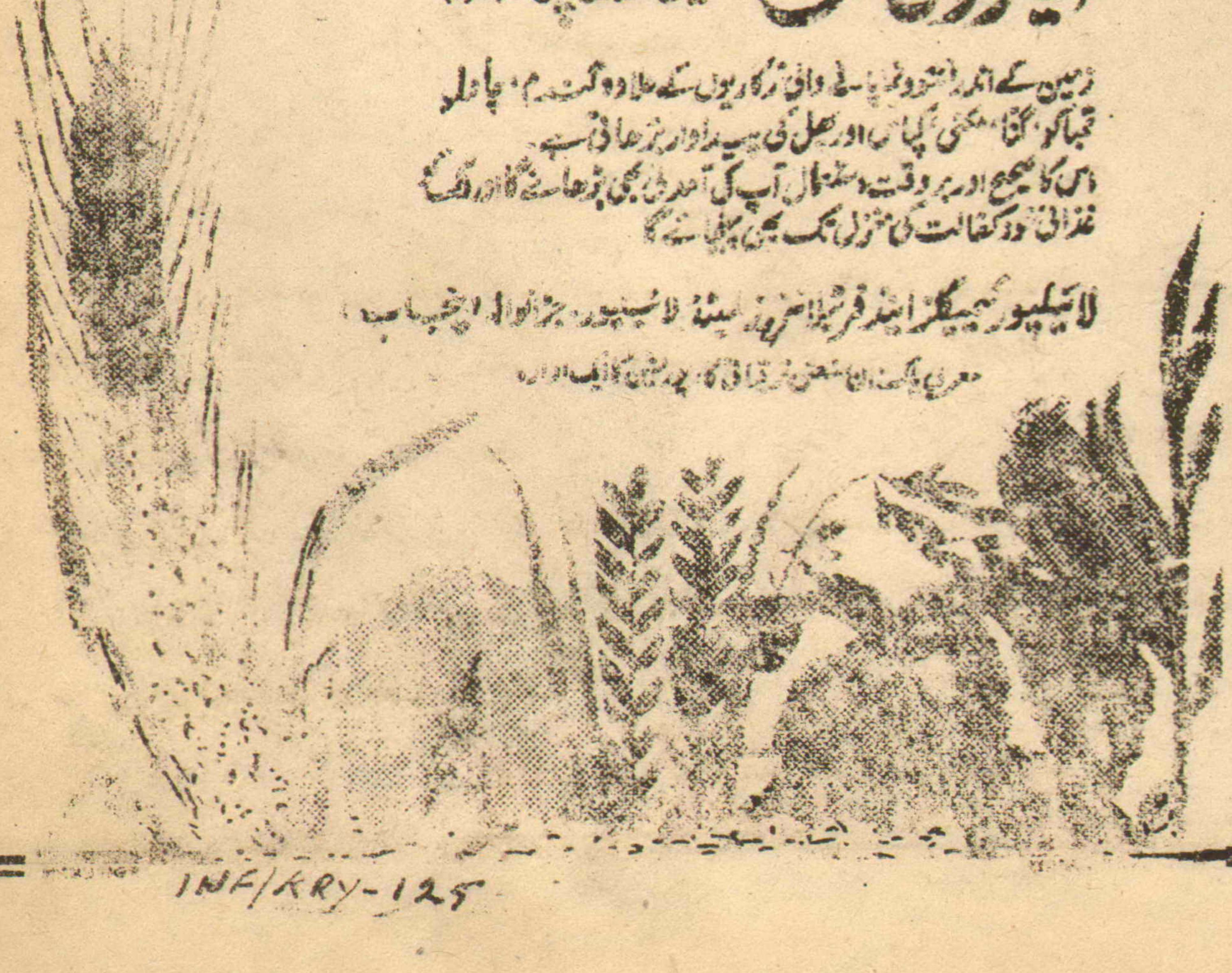

INF/KRY-125

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر کوئی شخص تم سے مدد مانگتا ہے تو تمہارا فرض ہے کہ تم پردہ پوشی سے کام لو

تمہارے لئے ہرگز جائز نہیں کہ جگہ جگہ اسکی مالی کمزوری اور احتیاج کا ذکر کرتے پھرو

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس نصیحت کے بعد کہ خواہ کوئی دین کے لئے چندہ دے یا اُن لوگوں کے لئے مالی قربانی کرے جو دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتے ہیں اور ہجرت کر کے مرکز میں آجاتے ہیں یا غرباء کی اعانت کے لئے مال خرچ کرے۔ اسے یہ نہیں چاہیئے کہ وہ انہیں طعنہ دے کہ تم ہمارے چندوں پر پلتے ہو اور اس طرح ان کو اذیت پہنچانے کا موجب بنے یا یہ کہے کہ ہم نے تم سے فلاں وقت یہ سلوک کیا تھا۔ اور اُن پر احسان جتانے لگ جائے۔ اب بتاتا ہے کہ اس سے تو یہ بہتر ہے کہ انسان اپنے مونہہ سے کوئی کلمۂ خیر ہی کہہ دیا کرے مثلاً کوئی سائل آیا تو اس سے کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ضرورت کو پورا کرے اور آپ کے لئے اپنے فضل کے دروازے کھولے اس طرح نرمی اور محبت کے ساتھ سائل کو ٹلا دے اور اُس کے ساتھ پوری غمخواری اور اظہار ہمدردی کرے اور مغفرت کا لفظ استعمال کر کے اس طرف توجہ دلائی کہ تم سے اگر کوئی شخص مدد مانگتا ہے یا اپنی کوئی حاجت تمہارے سامنے پیش کرتا ہے تو تمہارا فرض ہے کہ تم پردہ پوشی سے کام لو۔ یہ نہ ہو کہ جگہ جگہ اس کی مالی کمزوری اور احتیاج کا ذکر کرتے پھرو اسی طرح اس آیت کے یہ بھی معنے ہیں کہ امر بالمعروف یا عبادتِ لسانی یا دُعا کر دینا اور لوگوں کے گناہ معاف کر دینا اس صدقہ سے بہتر ہیں جس کے بعد ایذا رسانی کا سلسلہ شروع ہو جائے یعنی ایسی نیکیاں بجا لانا جو جسمانی یا عقلی ہیں تمہارے لئے زیادہ اچھا ہے بہ نسبت اس کے کہ تم اعمالِ خیر کی طرف قدم بڑھاؤ مگر کر نہ سکو۔

وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ میں اس طرف اشارہ کیا کہ اگر روپیہ دے کر تم منّت اور اذیّت کے بغیر نہیں رہ سکتے تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ غنی ہے اسے تمہارے روپے کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ تمہاری جگہ اور لوگوں کو کھڑا کر دے گا۔ جو تم سے بہتر خدمت دین کرنے والے ہوں گے۔ اور حَلِیْمٌ میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا کہ گو وہ تمہاری خدمتوں سے بے نیاز ہے مگر اس کے حلم نے تقاضا کیا کہ وہ تم پر رحم کرے اور تمہیں ہلاکت سے بچائے چنانچہ اس نے ان احکام کے ذریعے تمہاری جنت کو تمہارے قریب کر دیا ہے۔ اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم چاہو تو اس کی صفت غنا کے ماتحت آجاؤ۔ اور چاہو تو اس کی صفت حلیم سے فائدہ اٹھاؤ اور ہر قسم کی نیکیاں محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کرو۔ کوئی دنیوی منفعت اپنے سامنے نہ رکھو۔"

اخبار احمدیہ بقیہ صاوّل

آسان ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا جماعت احمدیہ ایک تبلیغی جماعت ہے اس لئے ہمارے واسطے پیغام حق کی اشاعت کی اہمیت کو سمجھنا اور اس کے مذکورہ بالا قرآنی طریق کار پر بدل و جان عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔

خطبہ کے آغاز میں آپ نے حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی تحریک فرمائی اور احباب کو توجہ دلائی کہ وہ نماز جمعہ کے دوران مسجدوں میں خصوصیت کے ساتھ حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کریں۔ چنانچہ سجدوں کے دوران درد و سوز سے دعائیں کی گئیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کلی عطا فرمائے اور حضور کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

حضور کی صحت یابی کیلئے دعائیں اور صدقہ

لائل پور (بذریعہ ڈاک) جماعت احمدیہ لائل پور کے احباب درد و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کر رہے ہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے ۳۱ر جنوری ۱۹۷۱ء کو ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ (شیخ محمد یوسف۔ لائل پور)

مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال مجلس مشاورت انشاء اللہ ۲۶۔۲۷۔۲۸ر امان ۱۳۵۰ ہش مطابق ۲۶۔۲۷۔۲۸ر مارچ ۱۹۷۱ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہو گی۔

۱۔ احباب حسب قاعدہ بعد مشورہ جماعت تجاویز شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے ۲۰ر فروری ۱۹۷۱ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیں۔ احباب سے پابندی کی درخواست ہے۔

۲۔ امراء اضلاع اپنے اپنے ضلع کی طرف سے حسب قاعدہ نمائندگان کی اطلاع بھی ۲۰ر فروری ۱۹۷۱ء تک بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

مجلس انصار اللہ کی رکنیت

زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی ایک عطائے خاص ہے کیونکہ وہی زندگی عطا کرتا ہے اور وہی زندگی کو جب تک چاہے برقرار رکھتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی زندگی کے ہر لمحہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوں۔ اور حقیقی شکر گزار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی کو صحیح مصرف میں لانے کی بھرپور کوشش کریں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جماعت پر ایک یہ بھی بہت بڑا احسان ہے کہ جماعت کو مختلف ذیلی تنظیموں میں تقسیم کر کے ہر شخص کو عمر کے لحاظ سے خدمت دین کے مواقع زیادہ سے زیادہ بہم پہنچانے کے سامان مہیا فرما دیئے اگر آپ کی عمر چالیس سال ہو گئی ہے تو اب آپ کو مجلس انصار اللہ کی رکنیت اختیار کرنی چاہیئے۔ تاکہ آپ اپنے حلقہ میں اپنے جیسے دوسرے افراد سے مل کر دین کی خدمت کر سکیں چالیس سال کے ہر احمدی مرد کا فرض ہے کہ وہ مجلس انصار اللہ کی رکنیت اختیار کرے۔ کیا آپ اس فرض سے عہدہ برآ ہو چکے ہیں۔

(قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلان تعطیل

عید الاضحی کی تقریب کے سلسلہ میں ۱۱ر ذوالحجہ ۱۳۹۰ ہجری مطابق ۸ر فروری ۱۹۷۱ء بروز پیر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۹ر فروری کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ ایجنٹ صاحبان اور قارئین کرام مطلع رہیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

درخواست دعا

میرے نانا جان محترم خواجہ عبید اللہ صاحب عرصہ ایک ڈیڑھ ماہ سے معدہ اور سینہ کی بعض عوارض کے علاج کے سلسلہ میں ہفتہ عشرہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج تھے۔ ۲۹/۱ کو شفایابی کی حالت میں ہسپتال سے فراغت کے بعد یعنی ۳۱/۱ کو دو بجے اچانک فالج کا حملہ ہو گیا جس کے نتیجہ میں زبان کی قوت گویائی موقوف ہو گئی۔ اپنی خواہش کا اظہار تحریری اور اشاروں کی صورت میں کرتے ہیں۔ عام جسمانی کمزوری بھی ہے چلنے پھرنے سے قاصر ہیں۔ ہسپتال میں دوبارہ زیر علاج ہیں۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ ہمارا قادر و توانا اور شافی مطلق خدا نانا جان موصوف کو جلد از صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر آن اپنی حفظ و پناہ اور سایۂ عاطفت میں رکھیں۔

(شوکت حسین بٹ احمد نگر نزد ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴